میں سے، جن پر کیمیائی ہونے کا شبہ تھا، انٹیلی جنس کے مطابق ۲۴ ذخیروں کو نشانہ بنایا جا سکا اور ۱۷ مکمل طور پر تباہ ہو سکے۔

- نیو کلیائی میدان میں عراقی کوششوں کے درست مقام اور جامعیت کا پتہ لگانے میں امریکی انٹیلی جنس ناکام ثابت ہوئی، (۱۶ منبع جات جنگ کے بعد تک بھی دریافت نہ ہو سکے تھے)۔ کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کا متوازی ڈھانچہ (انفراسٹرکچر) جو اقوام متحدہ نے دریافت کیا، امریکی انٹیلی جنس کے تجزیہ نگار اسے شناخت کرنے میں ناکام رہے۔
- فوجیوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ انہیں جنگ میں موجود اصل خطرے سے بے خبر رکھا گیا تھا۔ کانگریس کی تفتیش کے مطابق کمانڈنگ آفیسر اور طبّی عملے کے پاس بھی بیماری کے اثرات سے نمٹنے کے لیے مناسب معلومات نہیں تھیں۔
- جنگ سے پہلے عوام کو حکومتی فیصلوں کی توثیق اور بحث کا مناسب موقع نہیں ملا، اور بُش انتظامیہ نے عوام کو بڑی ہنر مندی سے واشنگٹن کے ترجیحی راستے پر چلایا۔

آپریشن ڈیزرٹ سٹارم میں جو کچھ ہوا اس کے بارے میں عمومی طور پر تسلیم شدہ دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک [حکومتی ماہرین کے مطابق] بہترین اور جدید ہتھیاروں کی وجہ سے یہ تقریباً بے لاگت جنگ تھی۔ دوسری یہ کہ یہ ویت نام کی طرز کی بزدلانہ کارروائی اور حکومت کی طرف سے اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش تھی۔ کچھ بھی ہو، امریکی عوام شائد ہی جنگ خلیج سے پھوٹ پڑنے والی وبا کی حقیقی قیمت ادا کر پائیں۔

William M. Arkin, "The Gulf War and its Syndrome", *The Washington Quarterly* , Spring 1998, PP.53-64

افغانستان-۱۹۹۷ء میں

اس سال کے آغاز سے اختتام تک جنگ کے تین سالوں کا وہی انداز برقرار رہا جو ۱۹۹۴ء میں طالبان تحریک کے عروج سے سامنے آیا تھا۔ ایک طرف سیاسی مصالحت اور مذاکرات کی کوششیں ہیں جو اقوام متحدہ، علاقائی اور اسلامی ریاستوں نے شروع کیں۔ دوسری طرف شدید لڑائی کے ڈرامائی دور بھی آئے۔ جب جنگ شمال کے زرخیز میدانوں سے آمو دریا کے دریائی ساحل پر ازبکستان کی سرحد تک پہنچ گئی۔ اگرچہ طالبان کی سخت جان افواج دوبار (مئی اور ستمبر میں) شمالی شہر مزارِ شریف سے پسپا ہوئیں۔ لیکن پہلی بار جنگ کا مرکز